# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ہے

نمبر ۲۵ - جلد ۹ - | لودیانہ ۲۳ جون ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## گلدستۂ اخبارات

ایوب خان اڑھائی ہزار فوج لیکر امیر کابل کے مقابلہ کیواسطے ہرات سے چل پڑا ہی = امیر کابل کے معتبر سرداروں نے ایوبخان کے ساتھہ عہد کرلیا ہی کہ ہم تمہارے ساتھہ ہیں = قندہار کے بعض سوداگر ایوبخان کے خوف سے اپنا مال و اسباب فروخت کرکے ہندوستان کیطرف چلے آتے ہیں = سردار ہاشم خان و حسن خان مع افواج فراح میں آپہونچے = امیر عبدالرحمان خان کی امارت چند روز کی مہمان ہی = کابل میں ابتری پھیل رہی ہی = گرشک میں ایوبخان اور امیر کا مقابلہ ہوگا = افغانستان کا فساد روز بروز ترقی کرتا جاتا ہی = تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ ایوبخان اور امیر کی فوج کا ایک مقابلہ بھی ہوگیا ہی = ہندوستان کی سرحد پختہ کرنیکیواسطے تین کروڑ روپیہ منظور ہوا ہی = وزیروں نے تا حال جرمانہ ادا نہیں کیا ہی = روس نے روم کو لکھا ہی کہ اگر تم اپنے اندرونی معاملات کو درست نہ کروگے تو تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا = زار حال روس کی قتل کی مشورت میں ایک سازش دریافت ہوئی ہی = ایران اور روس کا اتحاد ترقی کرتا جاتا ہی = ڈنمارک کا ایک جہاز دریائے کرشنا کے کنارہ پر غرق ہوگیا ہی = فرانس اور ٹیونس میں صلح ہوگئی ہی = الجواب نامی روم کا اخبار سلطان نے پھر بند کردیا ہی = سلطان روم نے سلطان عبدالعزیز خان کے قتل کی اصلیت جب دریافت کی تو معلوم ہوا کہ سلطان حال کے رشتہ دار بھی قتل میں شریک ہیں تو خاموش ہوگئے = لاہور میں بھی کسیقدر ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی ہی = سہارنپور میں موسی بیماری پھیلتی جاتی ہی = چین والے کہتے ہیں کہ اگر ترکمانوں نے روس کی اطاعت کرلی تو انکا کسیقدر علاقہ ہم بھی حاصل کرینگے = جلال آباد کے ہندو مسلمانوں میں مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہی = تین اور ہندوستانیوں نے لنڈن میں بیرسٹری کا درجہ پایا ہی = خبر ہی کہ جنرل ایڈیشن صاحب بہادر کو مدراس کی گورنری ملیگی = یوروپ میں ایک ایسی دوربین حال میں ایجاد ہوئی ہی کہ اسکے ذریعہ سے تین کوس کے فاصلہ پر رکھا ہوا اخبار پڑھا جاتا ہی = منشی اندرمن صاحب کو جو سزا ہوئی تھی وہ ہائی کورٹ میں بھی بحال رہی = یونان نے آخرکار سلطان سے چند علاقہ اپنے دعوی کے بموجب حاصل کرلئے ہیں = بمبئی میں ہیضہ کا بڑا زور شور ہی = محمد مہدیخان صاحب بہادر مہتمم مردم شماری نے اپنے متعلقہ کام کو بہت جلد ختم کیا ہی = آیرلینڈ میں فسادی گرفتار ہوتے جاتے ہیں = خیبر کا راستہ صاف ہی = علی مسجد تک مسافروں کو ذرا بھی روک ٹوک نہیں ہی مگر جلال آباد کا راستہ خراب حالت میں ہی = فرقہ نہلسٹ نے زار کو علانیہ آگاہ کردیا ہی کہ ہم تجکو مار ڈالینگے چنانچہ اب وہ باہر نہیں نکلتے ہیں = برہما میں خاطر خواہ بارش ہوگئی ہی = ملتان میں جو فساد اہل اسلام و اہل ہنود کے درمیان ہو رہا تھا وہ رفع ہوگیا ہی = امیر ٹرانے اپنے فوجی سامان کو خوب درست کرلیا ہی = فرانس والے

# نورافشاں

— تھوڑا عرصہ ہوا کہ ہمنے لکھا تھا کہ صاحب کمشنر پولیس کلکتہ نے پادری صاحبان کو بازار میں منادی کرنیکی بابت بذریعہ حکم تحریری بند کیا تھا چنانچہ پانچ پادری صاحبان نے حکم مذکورہ بالا کو غیر ضابطہ تصور کر کے اسکی تعمیل نکی اور بیدھڑک بازاروں میں منادی کرتے رہے اسپر صاحب کمشنر پولیس نے عدول حکمی میں پادری صاحبان کا عدالت میں چالان کر دیا - عدالت سے اس مقدمہ کا فیصلہ چار حاکموں کے اجلاس یکجائی میں جسطرح سے ہوا ہے وہ کلکتہ کی تار برقی مورخہ ۲۰ جون میں لکھا ہے یعنی کہ آج مقدمہ پادری صاحبان جو صاحب کمشنر پولیس کی جانب سے بعلت عدول حکمی دایر تھا اسکا فیصلہ سنایا گیا چار حکام نے یکجائی اجلاس میں اپنی اپنی رائے سنائی انہوں نے یہہ فیصلہ سنایا کہ صاحب کمشنر پولیس کو بموجب ایکٹ پولیس یہہ اختیار نہیں ہے کہ عام مجالس کی کارروائی کو بند کریں مدعا علیہم بری کئے گئے - مگر کہتے ہیں کہ صاحب کمشنر پولیس اس حکم کی اپیل کرینگے +

اپیل کریں - لیکن یہہ دریافت کرینگے کہ ایسا حکم بجا سلطنت انگریزی حکمرانی کے برخلاف ہے - ہاں جو روسیوں کی حکومت اگر کلکتہ میں ہوتی تو صاحب کمشنر پولیس کی چھدر ہوتی مگر ہنوز دلی دور ہے +

— جو تار برقی شہر مارسیل سے ۱۸ و ۲۰ جون کو آئی انمیں لکھا ہے کہ درمیان اہل فرانس و اٹالیہ کے بڑا بھاری ہنگامہ بپا ہوا ہے - حال یہہ ہے کہ چند سپاہی ٹیونس سے آکر شہر مارسیل میں پھر رہے تھے اہل اٹالیوں میں سے بعض نے انکو خطار ناچھڑ کا اسپر اہل فرانس نے ہنگامہ برپا کر دیا - اور دعوی کیا کہ اہل اٹالیہ کا نشان کلب ہوس سے اتارا جاوے چنانچہ اعلی حاکم نے یہہ دعوی نامنظور کیا مگر نایب حاکم نے نشان فوراً اتار ڈالا - ۲۰ جون کو مابین اہل فرانس و اٹالیہ ایک سخت جنگ ہوا - طرفین سے چند آدمی مقتول و مجروح ہوئے - دیکھئے اس ہنگامہ آرائے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے +

— الجیریا سے خبر آئی ہے کہ مابین فرانس و اہل الجیریا تین لڑائیاں وقوع میں آئی ہیں جنکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مفسدان کیطرف سے ۳۰۰ مقتول ہوئے اور بہت سے قید کئے گئے - فرانسیس والوں کیطرف سے صرف ۳۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں +

— عرصہ قریب ایک سال کے ہوا ہوگا کہ بابو رام جیون رائے صاحب متعلق بپٹسٹ مشن نے وفات پائی تھی چالیس برس تک صاحب موصوف نے انجیل کی خوشخبری کی بشارت لوگونکو دی - ایک دفعہ جبکہ وے بذریعہ کشتی سفر کر رہے تھے بعض ڈاکوؤں نے انکو گھیر لیا کہ اپنی قیمتی چیزیں ہمارے حوالہ کر دو - انہوں نے بلا گھبراہٹ استقلال کے ساتھ ڈاکوں کو سمجھلایا اور انجیل کو نکالکر انکو ایسے طور سے نصیحت کرنے لگے کہ وے ڈاکو بہت جلد اٹھکر کہنے لگے کہ ہم آپکی کوئی چیز نہیں لینگے - اور سلام کر کے چلے گئے - اور بابو صاحب سلامت اپنے گھر میں آگئے +

بعض اوقات انجیل کی سچائی موجب تکلیف کی ہوتی ہے مگر بعض اوقات موجب دفع بلیات بھی ہوتی ہے +

— ہفتہ گذشتہ میں جو کہ ہمنے بابت کثرت اشاعت و خریداری ترجمہ جدید انجیل مقدس کی بابت لکھا تھا سو بعض بائبل سوسائٹی کی رپورٹوں سے اس تحریر کی تصدیق ہوتی جاتی ہے چنانچہ ملک برٹش کی بائبل سوسائٹی نے سال گذشتہ میں ۹۷۶۳ پوری بائبل اور ۱۰۲۳۳ نئے عہدنامہ کی جلدیں فروخت کیں - واقع چین میں مسٹر ... نے ۲۲۲۵ انجیل کی جلدیں ایک ماہ کے عرصہ میں فروخت کیں - واقع روس میں سال کے اندر اندر ۶۱۱۵۰۶ جلدیں فروخت ہوئیں +

— چین کے ایک منڈرین یعنے سرکاری عہدہ دار متی کی انجیل کے چینی ترجمہ کو پڑھکر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ اسکی عبارت کامل ہے ہمارے بزرگ کنفیوشس نے ایسی اچھی عبارت نہیں لکھی ہے - اور جب ہم انجیل کے مطالب پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام چینی کتابوں میں ایسی خوبیاں کہیں ظاہر نہیں ہوتی ہیں یسوع کے وعظ [illegible] بالکل نفیس ہو رہا ہے [illegible] جنہوں نے ہماری قدیم کتابوں کو تصنیف کیا [illegible] جنہے یہہ انجیل لکھی ہے لکھنے کے دیوتے ہوئے ہونگے +

اہل اسلام قرآن کی عبارت کو بے مثل تصور کرتے ہیں گو کہ اس امر کا منصف اپنے انکو قرار دیتے ہیں - مگر جو مطالب کیطرف غور سے دیکھے اور توریت و زبور و انجیل سے مقابلہ کرے تو سمجھیگا کہ بائبل بے مثل ہے - اور اس بات کی شہادت غیر قومیں بھی دیتی ہیں +

— واضح رہے کہ بائبل میں قریب چار ہزار اشخاص و مقامات کے نام درج ہیں اور آجتک کبھی نہیں ہے ایک نام بھی ظاہر نہیں کیا جو کبھی خیالی شہر یا شخص کیطرف منسوب ہو جاوے کہیں شہر خاک میں ملا یا گیا ہو تو آجکل کے عالم دریافت کرتے ہیں کہ وہ شہر انہیں جگہوں میں واقع ہے جیسا کہ پاک کلام میں مندرج ہے - دنیا میں اور کسی کتاب کی ایسی حالت نہیں ہے - ہاں وہ کتاب جسکو انسان نے بڑی کوشش سے تیار کی ہے اسکا بھی کسیطرح کی غلطی واقع نہو جیسا کہ جغرافیہ و تواریخ وغیرہ غلطیوں سے خالی نہیں ہوتے ہیں - قدیم کتب اہل ہنود ایسی غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں - مثلاً وہ خیالی پہاڑ میرو اور اسکے تمام حالات ایسے ہی ہیں کیونکہ وہ پہاڑ بموجب تحریر کتب اہل ہنود اس دنیا سے جسپر وہ واقع ہے سوگنا بڑا ہے -

# بقیہ کیمیا کا بیان

## بارھویں گفتگو

ہاں آرٹری کمسر سے جو باہر کی جلد تک پہونچے ہیں اُسی سے نکلتا ہے اور مسامات کی راہ سے باہر آتا ہے = بدن اور سانس کے گرم رہنے کا کیا سبب ہے = آگے ہی کہا گیا کہ جب آکسیجن ہیڈروجن سے ملے تو آپسمیں جلتے ہیں اور پانی اس سے بنتا ہے تو اغلب ہے کہ جب ہوا کا آکسیجن لہو کے ہیڈروجن اور کاربن سے ملتا ہے تو آپسمیں جلتے ہیں اور اُسی سے بدن کی گرمی پیدا ہوتی ہے ؟

جسطرح نیٹروجن بارود میں چھوٹتا ہے اور گاس ہو جاتا ہے اسیطرح لہو کا کاربن اور ہیڈروجن حالت گاس میں آکر گرمی پیدا کرتا ہے = ہاں یہی ہوگا - اور وہ گرمی جو اسطرح پیدا ہوتی ہے لہو کے ساتھ سارے بدن میں پھیلتی ہے اسی لئے بدن گرم رہتا ہے = دوڑنے میں کیوں گرمی زیادہ ہوتی ہے = اسلئے کہ زیادہ دم لینا پڑتا ہے اور اسی سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور یہہ گرمی آفت لاتی اگر پسینا نہ نکلتا لیکن پسینے کے نکلنے سے گرمی کی زیادتی نہیں رہتی جیسے سوراخدار برتن میں پانی ٹھنڈا ہوتا ہے اس حکمت سے بدن کی گرمی ہر ملک میں برابر رہتی ہے خواہ گرم ہو یا سرد = مچھلی جو پانی میں رہتی ہے کیونکر سانس لیتی ہے = پانی میں کچھ ہوا رہتی ہے کیونکہ اگر کھولے پانی میں جس سے ہوا نکالی گئی ہے مچھلی چھوڑ دو تو جھٹ پٹ مر جائیگی = اگر پانی میں ہوا ہے تو آدمی کیوں نہیں سانس لے سکتا ہے = اسلئے کہ ہوا کم ہے اور مچھلیوں کے سانس لینے کو تھوڑی ہوا چاہئے - اسی لئے انکے بدن میں گرمی کم ہے = اگر سانس کم لیتی ہیں تو کاربن اور ہیڈروجن بھی کم نکلتا ہوگا = ہاں یہہ سچ ہے اور اسی سبب سے چربی زیادہ ہوتی ہے اور تمام جانور جو کم حرکت کرتے ہیں سو بھی موٹے رہتے ہیں بخلاف چڑیوں کے کہ سبب جلد اُڑنے کے سانس بھی جلد لیتی ہیں اسلئے فربہ نہیں ہوتیں مگر ریشہ انکا زیادہ رہتا ہے اور قوی ہوتی ہیں + دودھ ریشم وغیرہ فضلات کا ذکر کیجئے = دودھ اور گوشت کا مادا ایک ہے کہ دودھ میں آکسیجن ہیڈروجن نیٹروجن کاربن چاروں پائے جاتے ہیں لیکن دودھ میں فاسفورس اور لیم بہت ہے کہ بچوں کی ہڈی سخت کرنے کو بہت ضرور ہیں = مسکہ کس سے بنتا ہے = اسمیں کاربن اور ہیڈروجن ہے اور دودھ میں بھی کچھ شکر ہے کہ اس سے الکوہال بن سکتا ہے = کیا ایسی پھیکی چیز سے تیز شراب بنتی ہے = ہاں ٹاٹری لوگ گھوڑیاں بہت رکھتے ہیں اور انکے دودھ کی کثرت ہوتی ہے تو یہہ لوگ دودھ پھاڑ کر شراب الکوہال بناتے ہیں = آپ نے کچھ ریشم کا بیان کیا = یہہ کیڑے کے پیٹ سے ایک سیال چیز نکلتی ہے اور ہوا کے آکسیجن کو کھینچکر ریشم کا تار بنتا ہے = جانور جب مرکر سڑ جاتے ہیں تو انمیں بھی چاروں جوش ہوتے ہیں جیسے نباتات میں = نہ انمیں ایک ہی جوش صرف سڑنیکا ہوتا ہے اور اسی سے انکا آکسیجن نیٹروجن ہیڈروجن کاربن زمین سے ملجاتا ہے اور تازہ نباتات اور جانوروں کے بدن کے کام آتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ تمام جہان میں کوئی چیز نکمی نہیں یعنی ایک کا عدم باعث وجود دوسری کا ہے = یہہ حیوانات اور نباتات اور جمادات کی ترکیب کا ایک شمہ بیان کیا گیا جسکے دل میں ایک ذرا شوق ہو تو چاہئے کہ انگریزی زبان جو مخزن علوم ہے سیکھے اور حقیقت اور کیفیت ہر شے کی دریافت کرے + فقط

# منقولات

## بقیہ مسیحی دین آخرالزمان اور سارے آدمیونکے لئے ہے

بعضے بے ایمان لوگ کہتے ہیں کہ اگر مسیحی دین خدا کی طرف سے ہے اور صرف یہی مذہب سارے آدمیونکے واسطے مقرر کیا گیا تو کیوں مشن کا کام جلد ترقی نہیں کرتا اور کس لئے ساری قومیں اسوقت سے پہلے مسیحی نہیں بن گئیں - اسکے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ پروردگار کا خدا کچھ وقت کے لئے تنگ نہیں ہے کسی نے کہا ہے کہ پروردگاری صرف ایک قدم بڑھتی اور زمانے گذرتے جاتے ہیں - اگر مسیح کے آنے کے لئے راہ تیار کرنے اور انجیل کا پہلا اشتہار دینے کے واسطے چار ہزار برس درکار ہوئے تو کیا اسکام کو کمال تک پہنچانے کے لئے صرف اٹھارہ سو برس بہت زیادہ ہیں ؟ اگر ان قوموں کو مسیحی بنانے کے لئے جو بحر روم کے آس پاس رہتی تھیں تین سو برس درکار ہوئے اور جدید یورپ کی قوموں کو انجیل سنانے کے لئے پانچ سے دس صدی ضرور ہیں تو کیا ہمکو کہنا واجب ہے کہ پروردگاری بہت آہستہ رفتار کرتی ہے اور آخر فتح کی گھڑی کے پہنچنے کیوں اتنی دیری کرتے ہیں کہ انجیل نے پچھتر برس کے عرصہ میں تمام یورپ ایشیا امریکہ اور سمندر کے ٹاپوؤں میں فتح نہیں پائی ؟ ہمیں اسبات کو یاد رکھنا چاہئے کہ قریب سارے بڑے کام دیری سے ہوتے ہیں - سمندر کے ٹاپو تدریج بنتے ہیں کسی ویران ملک میں

باری رفتہ رفتہ ہوئی ہے قوموں کی ترقی بتدریج ہوئی ہے۔ علم ہنر اور انسانی آزادگی آہستہ آہستہ ترقی پذیر ہوئی ہے۔ انجیل کی ترقی بھی اور سب بڑے اخلاقی کاموں کے موافق ہے۔ بلاشک انسان کی تہذیب اخلاقی میں انجیل نے پیشرفتی کی ہے کسیکو کہنا مناسب نہیں ہے کہ حال کے مشنوں کا کام بے فایدہ ہے۔ اسلئے کہ انکا مطلب حال کی صدی میں پورا نہیں ہوا۔ جب ہم ایسا خیال کرنے کو استحان کئے جاتے کہ مشن کے کام میں بہت روپئے اور وقت صرف ہوگیا ہے اور بہتوں نے اپنی بیش قیمت جانیں اسکام میں کھوئی ہیں تو ہمکو یاد کرنا ضرور ہے کہ مسیحی دین کی بنیاد بت پرستوں کے درمیان گہری ڈالنی ضرور ہے اور اس بنیاد کے اور عمارت بنانے کو وقت درکار ہے۔ ایک پادری صاحب نے اسکی بابت یوں کہا ہے کہ ہمارا کام ایسا ہے جیسا کوئی گہرے پانی میں عمارت بنائے اس عمارت کے لئے بڑی مضبوط بنیاد ڈالنی ضرور ہے بہت مصالح درکار ہے۔ عمارت بنانیوالے سال بسال بہت مصالح پتھر وغیرہ پانی میں ڈالتے رہتے ہیں۔ گذرنے والے کوئی عمارت کی صورت نہیں دیکھتے سال بسال عمارت کے اوپر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ آخرش کو پانی کے اوپر ایک مضبوط دیوار نظر آتی ہے جسکے اوپر ایک پختہ عمارت بنائی جاتی ہے اور جب مینہ برستا اور باڑیں آتیں اور آندھیاں چلتیں اور اس عمارت پر صدمہ پہنچاتی تو وہ نہیں گرتا کیونکہ اسکی بنیاد مضبوط اور گہری ڈالی گئی ہے۔ اسیطرح سال بسال مشن کے کام میں لاکھ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ گذرنیوالے اسیوقت ان ردیئوں کا کچھ فایدہ نہیں دیکھتے وہ کہتے ہیں کا ہیکو یہہ بے فایدہ خرچ ہوتا ہے؟ ایماندار کہتے کہ ذرا صبر کرو اور تم پانی سے اٹھتی ہوئی ایک مضبوط بنیاد اور دیوار دیکھوگے جسکے اوپر مسیحی کلیسیا بڑی مضبوطی کے ساتھ بنائی گئی ورسارے روک ٹوک پر غالب ہوگی۔ بے ایمان کہتے ہیں کہ تمہاری کتابوں اور رسالوں کو بنیساری اور آتشبازوں کی دوکانوں نے نگل لیا۔ تمہاری تعلیم اور پاک نوشتوں کو سمندر کہا گیا تمہاری دعا بیفایدہ ہوئی کیونکہ کوئی چہانشان نظر نہیں آتا پر ہم سیحی ایمان کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ دیوار بلند ہوتی جاتی ہے اور یہہ کبھی گرائی نہ جائے گی کیونکہ بنیاد کا پتھر مسیح ہے۔ مسیحی دین نے اپنے کام میں کبھی کمی نہیں کی وہ پیچھے نہیں ہٹا نہ اپنی حقیقی بنیاد کو نہیں چھوڑا۔ مسیحی دین آجکے دن تک سیدھا مضبوط شادمان تکے سامنے دنیا کا غالب دین کھڑا ہے۔ باوجود ساری لڑائیاں ساری سختیوں اور روک ٹوک کے برخلاف دنیا کو فتح کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا چلا گیا ہے۔ وہ ترقی پذیر ہے اسکی ترقی روز بروز قوت کے ساتھ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ اسکی ایسی ترقی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ایک اور صاحب اسکے حق میں یوں فرماتے ہیں کہ وہ آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے۔ کوئی چیز اسکو روک نہیں سکتی اور جو کوئی اسکو روکتا چکنا چور ہو جاتا ہے۔ وہ بیدینی کی کوششوں کو اپنے اوپر سے اسطرح جھاڑ پھینکتا ہے جسطرح شیر ببر شبنم کی بوندیں اپنے بال سے جھاڑ دیتا ہے۔ وہ بڑے جاہ و جلال کے ساتھ آگے کو بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی قوم اسکی فرمانبرداری اختیار کرتی وہ اسکو قبول کرتا ہے اور جو اسکو قبول نہیں کرتا اسکے لئے ایک ہولناک انتظار باقی ہے۔ آسمانی لشکر اسکو مبارکبادی دینے اور اپنے پاس آسمان پر لینے کو منتظر کھڑا ہے اور ساتواں فرشتہ اپنا نرسنگا پھونکنے کو تیار ہے کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اسکے مسیح کی ہوگئیں اور وہ ابد تک بادشاہت کریگا + فقط

از مخبر المسیحی

## عبد الرحمان خان اور ایوبخان

جسوقت کابل کا تجربہ کلتا عبد الرحمان خان کے سپرد کیا گیا تھا ہمنے اسیوقت کہا تھا کہ تخت کابل کے دعویدار لوگ بھی سوچھونیر تاؤ دئے بیٹھے ہیں وہ وقت بہت نزدیک ہے کہ دعویداران کابل امیر عبد الرحمان خان کو جھنجوڑیں اور ملک میں لڑائی اور فساد اور بے امنی پھیلادیں۔ سو وہ وقت سر پر آلگا اور ہم بہت جلد ایسی خونریزیاں دیکھنے والے ہیں (خدا نکرے) جو تباہ دینگی کہ افغانستان کی بابت جو کچھ جا بکا بیان امن کے لئے کی گئیں انکا کھلا ہوا فایدہ ہونہار نظر نہ آیا اور جسکے لئے یہہ سب جھکنڈے کئے گئے تھے اسکا کوسوں پتہ نہیں +

ہم یہہ نہیں کہتے کہ عبد الرحمان خان کسی سے کچھ سنبھالے نہیں اسنے افغانستان میں ڈنکا بجا لیا ہے لیکن ایوبخان جبتک افغانستان میں ہے ہرگز گمان نہیں ہوسکتا کہ افغانستان کے خیالات درست ہیں بلکہ فتنہ و فساد بدامنیاں اور رات دن سرگرمیاں کریں گے جسکی اب زور و شور کے ساتھ تیاریاں ہورہی ہیں اور یہہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جو جمعیت کہ امیر عبد الرحمان خان نے کابل و قندھار میں اپنی لیاقت سے کرلی ہے وہ ایوبخان کو نصیب نہیں ہوئی مگر افغانستان کے قدیمی حالات بتا دینگے کہ وہاں اجماع ہوتے دیر نہیں ہوا کرتی اور سب کو علیحدہ ہو جاتے دم بھر نہیں گذرتا اور اب ایوبخان کی جیسی کچھ حالت ہے کہ گورنمنٹ امیر عبد الرحمان خان کی نگاہ میں کچھ نہ قابل غور ہے اور اس ایوبخان کی جسکا باپ شیر علیخان پہلے کابل کا سردار زور شور کے ساتھ رہا ہے اور اسکا بڑا بھائی یعقوب خان ہندوستان میں قیدیوں کیطرح موجود ہے گو لاکھ میٹھی میٹھی خبریں





ہمکو کہدیں کہ ایوبخان بھاگ گیا اب پکڑا جاویگا انکے پاس استطاعت نہیں ہے کہ وہ کیا لڑیگا لیکن اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو ایوب خان ایک گروہ افغانستان کے متعصب خیالونکا انبوہ ہے جسکو ایک ذرا سا نپٹنگا امیدوارانہ جاننا چاہئے اُنکے ساتھ جم غفیر ضرور ہوگا جو افغانستان میں بے امنی اور فتور مچاویگا اور نہیں کہہ سکتے کہ بعد کو کیا ہو۔ اس سبب سے کہ افغانستان وہ شایستہ ملک ہے کہ جہاں کسی بات پر اعتبار کر لینا اپنے آپکو غلطی میں ڈالنا ہے کابل کے درباری سردار جو ہر وقت اپنے امیر کے سامنے گردن جھکائے رہتے ہیں ہر لمحہ موقع کے منتظر رہتے ہیں انکا دل صاف نہیں ہوتا اور جب انکا وقت آجاتا ہے تو کبھی درگذ نہیں کرتے یہہ لیجئے محمد جان کو ہی دیکھ لیجئے کہ کیسا وقت پر الگ ہو گیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کس کا گمان تھا کہ وہ ایسا کریگا مثلون افغانستان کے بارے میں رائے دینا بہت غور کی بات ہے اور حصر کے ساتھ اُس ملک کی بابت کہدینا لایق اڈیٹروں کے سامنے عقل کی بات نہیں +

اگرچہ عبد الرحمان کو قوت برٹش گورنمنٹ کے سبب سے بہت ہو گئی ہے مگر وہاں کے لوگوں کے خیالات تو بدل نہیں سکتے امیر شیر علیخان کے خیر خواہ افغانستان سے مٹ تو نہیں گئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عبد الرحمان کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا ابھی بہت گروہ افغانستان میں امیر شیر علی کے نام لیوا موجود ہیں جو بہت جلد رنگ لانے والے ہیں اور یہہ اُن اغلاط کا اعادہ ہے جو خلاف جوش وپالیسی ملک عبد الرحمان خان امیر قرار پایا۔ عبد الرحمان کو افغانستان دل سے بھلا چکا تھا افضل خان کے نام لیوا کچھ تو مر کھپ گئے تھے اور کچھ امیر شیر علیخان اور اُنکے خاندان سے مل گئے تھے امیر عبد الرحمان کا کابل میں امیر مقرر ہونا ایک عجوبہ بات ظہور پذیر ہوئی تھی جسکی بابت بہت بار لکھا ہے اور اس عجوبہ کاروائی کے نقص نمودار ہو رہے ہیں + اب ملک بطور تماشہ کے دیکھے گا کہ امیر عبد الرحمان خان کی لیاقت اور برٹش گورنمنٹ کی مدد کا بلہ ملک کے جوشوں سے بھاری ہوگا یا کم اور یہہ تماشہ ابھی نہیں بتا سکتا کہ کیا ہو سکتا اور معاملہ کیونکر سلجھے +

جب ہم ایسے معاملات دیکھتے ہیں تو بار بار دل میں یہ سوچ کر کے یہہ بات قایم کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے امیر عبد الرحمان کو اگر کابل دیا تھا تو ہرات وقندھار ایوب خان اور موسیٰ خان کو دیدینا مناسب تھا تاکہ اُن دونوں کے قضیہ آپ ہی مشیخ ہنگر نیز اکر آتی مگر ایسا نہوا اور وہ ہوا جو فطرت پکار رہی تھی +

اچھا صاحب جانے دیجئے یہی صحیح کہ امیر عبد الرحمان خان ایوبخان کو بھگا دینگے یا گرفتار کرینگے مگر یہہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ آخر ملک میں تو بے امنی پھیلی یعقوبخان کے طرفدار اُنکے ساتھ مصیبتیں جھیلیں گے اور پھر دیکھئے کیا ہو ہم صاف کہتے ہیں کہ ہمارا یہہ قول ہمارے اس اعتراض سے اڑ جاویگا کہ ہم افغانستان میں خاص اس نیت سے گئے تھے کہ وہاں امن کی دیواریں مستحکم کریں اور وہ بنیاد ڈالیں کہ افغانستان خونی لباس نہ پہنے اور اُسکو ایسی شایستگی نصیب نہو سکے ارمان میں ہم بہت کچھ روپیہ اور جانیں صرف کر چکے ہیں +

کیا تعجب ہے کہ ہم یعقوب خان کے شملہ جانے کی بابت کوئی بات شاید ایسی افغانستان کے بارے میں سنیں جو گورنمنٹ کی پالیسی میں ترمیم کرنیوالی ہو اور پچھلے نقصوں کے دفعیہ کی ایک دلیل ہو مگر ابھی کیا کہا جا سکتا ہے جبتک کچھ ظہور نہ ہو + از انجمن پنجاب

# مراسلات

## خروج ۷ باب ۱۱ آیت

## چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا

یہی ذکر ۲۲ آیت میں ملتا ہے۔ جہاں حضرت موسیٰ نے پانی کو لہو بنایا۔ تو جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا۔ یہہ بات دریافت کرنی البتہ مشکل معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم جانیں کہ اُن جادو میں کیا حقیقت تھی۔ جس سے ایسی ظاہرا واردات ظہور میں آئی۔ جس سے کوئی انکار نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ جیسا موسیٰ نے بحکم خالق کر دکھایا۔ ویسے ہی جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے کر دکھایا۔ جیسے اُسوقت یہہ ظاہر ہوا۔ کہ قدرت الٰہی افسونگری ہم پلہ ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا تو در کنار۔ حقیقت میں ہوئی۔ جیسے اعمال ۱۳ باب میں ایک جادوگر بنام بار یسوع کا ذکر ہے۔ اور پولوس اسکو جادوگر اور جھوٹھا نبی کہتا ہے۔ جیسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ یہودی اپنے جادو سے ضرور عجائبات دکھاتا ہوگا۔ یونہی شمعون جادوگر کا بیان اعمال باب ۸ میں دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کسطرح خدا کے کلام میں مخل تھا۔ اور اپنے آپ کو کچھ سمجھتا تھا۔ کلام اللہ میں اور بہت سی جگہہ جھوٹے انبیا کا بدرج۔ اور جادوگری کا ذکر ہے۔ اور سب کا ذکر چھوڑ کر اسوقت ہم یہہ دریافت کیا چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے بندے موسیٰ کے معجزات اور ان بے ایمانوں کے افسونوں میں کیا فرق تھا۔ کیونکہ انہوں نے بھی ویسا ہی کر دکھایا +

اوّل ہمکو معجزہ کی پہچان رکھنی چاہئے - اس سے پہلے کہ ہم کسی عجائب واردات کو معجزہ کہدیں - مناسب ہے کہ کامل شناخت کی ڈگری حاصل کریں - لیکن ایسی شناخت مشکل - بلکہ ناممکن - کیونکہ ظاہر ہے کہ بعض ایسی واردات ظہور میں آتی ہیں - کہ ہم نہیں جان سکتے - کہ آیا یہہ کام طبعی طور پر ہوا - یا فوق الانسانیت کی راہ سے - گنواروں کے لئے ایک عالم یا کوئی مداری ایسی حرکات کر سکتا ہے - جیسے وہ دنگ ہوں - اور معجزہ سمجھیں - لیکن بعض خاص واردات ایسی ہوتی ہیں - جنکو ہم صرف خدا کی قدرت کہہ سکتے ہیں - مثلاً زندگی پیدا کرنا بغیر کسی دوسرے سبب کے - یا اندھوں کو آنکھیں دینی اور بہروں کو کان بخشنے صرف ایک حکم سے - بجز کسی ہنر اور کاریگری کے - سو جب ہم کوئی واردات دیکھیں - تو ہمیں واجب ہے کہ پہلے خیال کریں - کہ آیا یہہ عجوبہ کس سبب کی تاثیر سے ہوا - یا خدا کی ذات مرضی کا فعل ہے ٭

کلام الٰہی میں جیسے الفاظ معجزہ خدا کی ذات مرضی کے فعل کے لئے استعمال کیا گیا ہے - ویسے ہی بد ارواح کی طاقتوں کے افعال کے لئے مسطور ہوا ہے - ایک امریکن عالم گرھارڈ صاحب کہتا ہے - کہ انکو جھوٹے عجوبات کہا گیا - انکی خاصیت کے سبب نہیں - بلکہ انکے بد انجاموں سے - یونہی ایک دوسرا امریکن عالم مسٹر فریخ کہتا ہے - کہ اسمیں کچھ شک نہیں کہ کتاب مقدس میں شیطان سے کرامات ہونیکا ذکر ہے - ان باتوں سے ثابت ہوا - کہ بد ارواح سے عجائب وغرائب ہوتے ہیں +

اب ہم حقیقی معجزہ اور جھوٹی کرامت کا فرق دریافت کرنا چاہتے ہیں - سو ہماری سمجھ میں اگر ہم غلطی پر نہ ہوں - تو معجزہ کی تعریف یوں ہوگی - کہ اگر کرامات کے معنے کسی واردات کا ظہور میں آنا - جو جسمی سبب کی تاثیرات اور انسان کی طاقت سے بڑھکر ہو تو سب کے سب معجزہ ہیں - مگر جیسے ہم نے اوپر بیان کیا - کہ ایسے کام کے لئے خدا کی ذات مرضی درکار ہے - تو جسمیں مرضی الٰہی کا ظہور نہ معلوم ہو - تو انکو معجزہ نہیں کہہ سکتے - البتہ جھوٹے عجوبات کہینگے - جھوٹے نہ صرف اسلئے کہ وہ شیطان کی بادشاہت کی مضبوطی کے لئے ہیں - بلکہ اسلئے کہ انکا کرامات ہونیکا دعویٰ بھی جھوٹا اور بے بنیاد ہے - اور کہ انکے انجام بد ہونگے - اور خدا کے کام کے نزدیک بے قیام ہونگے - اور آخر کو بھاگ نکلینگے - جیسے خروج ۸ باب کہ جادوگر جوئیں نہ بنا سکے - پھر ایک اور بڑی بھاری دلیل ہے - جیسے جھوٹے عجوبات کی پہچان ہو - کہ انکا انجام بد ہوگا - خدا نے مصریوں کی سزا کے لئے آٹھ آفتیں بھیجیں - جسکا انجام خدا کی قدرت کا ظہور اور ایک قوم کا غلامی سے آزادگی حاصل کرنا - لیکن انہیں سے دو ایک جادوگروں سے بھی ظاہر ہوئیں - اور ان کمبختوں نے خود اپنی آفات کو اپنی قوم پر بڑھایا - مگر انکو رد نہ کر سکے - کیونکہ خدا کے حضور کون کھڑا رہ سکتا ہے - آخر کو یہہ کہکر کہ یہہ خدا کی قدرت ہے بھاگ گئے +

پھر خدا کے کلام سے جھوٹے عجوبات کے نشان ظاہر ہیں مثلاً استثنا ۱۳ باب ۱ و ۲ جسمیں مرقوم ہے کہ اگر تم میں کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ہو - اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھاوے - اور وہ نشان یا معجزہ جو اُسنے تمہیں دکھایا سچا نکلے - اور تمہیں کہے آؤ ہم اَور معبودوں کی پیروی کریں - جنہیں تم نے نہیں جانا انکی بندگی کریں - تو ہرگز اُس نبی اور خواب دیکھنے والے کی باتپر کان مت دھریو - پھر متی رسول کی انجیل ۲۴ باب ۲۴ میں مسطور ہے - کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے پھر ۲ تسلونیقی ۲ باب ۹ حضرت پولوس فرماتا ہے - اُسکا آنا شیطان کے کئے کے موافق کمال قدرت اور جھوٹے نشان اور اچنبوں اور ہلاک کرنیوالوں کے درمیان شرارت کی کمال دغابازی کے ساتھ ہوگا +

آیات مذکورہ سے یہہ پایا جاتا ہے - کہ فوق العادت واردات جو جسمی سبب اور انسانوں کی طاقت سے باہر ہے اعلے فہموں سے ہو سکتی ہے - لیکن انکا اختیار کچھ نہیں - جبکہ بدفعلوں سے ہے - اور بد انجاموں کے لئے - ہمارے خداوند نے (جبکہ فریسیوں نے اُسے کہا - کہ تو بعل زبول کی مدد سے دیون کو نکالتا ہے) اپنے معجزات کے مقصد سے ثابت کیا - کہ اُسکا کام شیطان کی تاثیر سے نہیں - کیونکہ شیطان حق سے ملاپ نہیں کرتا - اور خدا جھوٹ اور بدی کا ساتھ نہیں دیتا - پس موسیٰ اور جادوگروں کے معجزات کے مقصد و انجام ظاہر کرتے ہیں کہ جادوگروں کی طاقت محض باطل تھی +

پس فاعل کی خاصیت اور فوق العادت واردات کا مقصد ٹھہراتا ہے - کہ فلاں عجوبہ معجزہ ہے - یا جھوٹی کرامات +

راقم
کار سپانڈنٹ عاشق

---

## ضرورت قرآن کی عدم ضرورت

ڈیرسٹر ایڈیٹر نورافشاں -

تسلیم - صاحب من - منشور محمدی میں کسی محمدی صاحب نے اپنی جولان طبع کو رواں کرکے عدم ضرورت قرآن کے مقابلہ پر ضرورت قرآن دھر گھسیٹا ہے - اور ہمارے پادری صاحب بزرگ جے - ایل ٹھاکر داس تفسیری پیرو کے برخلاف کچھ خام خیالیاں و فضول باتیں لکھ دھری ہیں - اپنی سمجھ میں گویا میدان مار بیٹھے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ ایسے نامہ نگار کیا سوچ سمجھ کر لکھنے بیٹھتے ہیں - قاعدہ کے رو سے

یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ کسی کو کسی بات کی حقیقت معلوم نہ ہو۔ تو اُس بات کی بابت اُسکے خیالات اہل دانش کے روبرو بیہودہ ٹھہرینگے۔ نہ صرف خیالات ہی بیہودہ بلکہ وہ خود بھی ہلکا پایا جائیگا۔ اور آئیندہ اُسکے خیالات (توہمات) کی وقعت خاک میں ملجائیگی +

میں فشوور محمدی کے محمدی صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ نے کیونکر جانا۔ کہ پادریصاحب نے معقول دلایل سے کام نہیں لیا۔ آپ معقول دلائل کسکو کہتے ہیں۔ اگر نمونہ کے طرز پر ایک دو پیش کرتے تو خوب ہوتا۔ کیا آپ نے عدم ضرورت قرآن کے کل نمبر تفصیل وار دیکھے ہیں۔ اور جو دیکھے ہیں۔ تو کیا انصاف سے اور محقق بنکر۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر آپ سچ مچ انصاف کی عینک لگا کر دیکھتے۔ تو اسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ تمام خیالات جو ہمارے پادریصاحب موصوف نے حقیقتوں سے نکالے ہیں۔ آپکو ضرورت قران کے لکھنے پر برانگیختہ نہ کرتے۔ علاوہ اسکے جو آپ نے پادری فانڈر صاحب کا ذکر خیر کرکے فرمایا۔ کہ یہہ خیالات اُنسے بڑھکر نکلے۔ سچ کہتے ہو۔ بڑھکر نہیں۔ کم بھی نہیں۔ لیکن ہر ایک نے اپنا اپنا فرض ادا کیا۔ آپ سمجھے نہیں۔ کہ فانڈر صاحب مرحوم کس بات کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ہمارے پادری ٹھاکرداس صاحب کیا لکھ رہے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ آپکو اس بات کے سمجھنے کا علم ہی نہیں۔ ذرا حقیقتوں پر متوجہ ہو۔ آپکی یہہ بات ضرورت قرآن کے لئے کافی نہیں۔ البتہ عدم ضرورت میں کچھ کام دیتی ہے +

پھر آپ نے اظہار عیسوی کو پادری عماد صاحب سیالکوٹی ملاں کی محنت کا اثر بتایا ہے۔ میں پہلے ہی عرض کرچکا ہوں کہ جس بات کا انسان کو علم نہ ہو۔ اُسمیں اُسکی گفتگو لاحاصل اور خام ٹھہرتی ہے۔ کیا کونے میں بیٹھکر لکھا کرتے ہو۔ یا کچھ تحقیق بھی کیا کرتے ہو۔ جانتے بھی ہو۔ کہ پسرور اور گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور پسرور کا کتنا فاصلہ ہے میں کہتا ہوں۔ کہ تالیف اظہار عیسوی کی نسبت جتنا مجھے علم ہے کسی اور کو شاید باید۔ پس سچ مچ یوں ہے کہ ساری محنت اور جانفشانی تالیف مذکور میں غریب مزاج پادری ٹھاکرداس صاحب کی ہے۔ جو کہ ایک متجر فاضل ہیں کسی اور کا اُسمیں دخل تک نہیں۔ اور اس بڑے بھاری کام کو اُنہوں نے خدا کی مدد سے آپ ہی سرانجام دیا ہے جسکا پھل آج یہہ ملا۔ کہ ایک کی محنت دوسرے کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اسبات سے بھی ہماری بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ پسرور ایک ایسی جگہہ ہے جہاں کسیکا بہت کم ہی گذر ہوتا ہے۔ کیونکہ کسکو اتنی فرصت ہے۔ کہ اپنا کام چھوڑکر دوسرے کی مدد کرے۔ اور پھر غیر اور دور جگہہ جاکر۔ پادریصاحب اپنا چارج یونہی چھوڑکر دوسری جگہہ مدد کے ملتجی ہوتے۔ یہہ بات تو البتہ تب ہو۔ جب اپنے پاس مایۂ نہ ہو۔ جس حال خدا نے اپنی مہربانی سے سب کچھ گھر ہی میں مہیا کر دیا۔ مثلاً لیاقت امانت سچائی تحقیق۔ تو کیوں دوسرے کی مدد کے خواہاں ہوتے۔ خود بیٹے اپنے ہاتھ سے اُس کتاب کو بہت کچھہ نقل کیا۔ اسلئے میں پادری صاحب کی محنت کتاب کی حیثیت مضمون وخیالات کی وقعت سے بخوبی واقف ہوں۔ حضرت سلامت آپ کس دھن میں پڑے ہیں۔ ذرا سمجھہ سوچکر قلم کو اٹھایا کیجئے۔ ان خام خیالیوں کو ضرورت قرآن سے کیا نسبت۔ اور جناب پادری ٹھاکرداس صاحب کو متی کی انجیل کے ساتویں باب کی چھٹی آیت یاد دلاتا ہوں۔ ذرا ملاحظہ فرماویں +

محمدی صاحب کیا خوب!! آپ کن محققوں اور داناؤں کا ذکر فرماتے ہیں۔ جنکے نزدیک پادریصاحب ممدوح کے خیالات کی کچھہ وقعت نہیں ہیں۔ اب ہمنے اُنکی عقل و تمیز کا بخوبی اندازہ کرلیا +

پڑیں پتھر سمجھ پر آپکے سمجھے تو کیا سمجھے

پہلی قرآن کی ضرورت پر کمر بہت باندھی ہے۔ حضرت ان یاوہ گویوں سے ضرورت قرآن ثابت نہ ہوگی۔ اوّل اپنے خیالات درست کرو۔ ازاں بعد قلم اُٹھانا۔ ورنہ خاموشی بہتر ہوگی۔ ہمنے اُنکی لیاقت کی جانچ پڑتال کرلی ہے۔ یہہ تو انکے ایک پرچہ کی ضرورت قرآن کا جواب تھا۔ اب ۵۔ ذالحجہ کا جواب سن لو +

اسمیں آپ نے مراسیوں کی نقلیں اور عورتوں کے سے طعنے دئے ہیں۔ کچھ ضرورت نہیں کہ ہم بھی ویسی ہی چال چلیں۔ اندھے کے ساتھ اندھا ہو کر چلنا روا نہیں۔ علاوہ اسکے بیفایدہ وقت ضایع کرنا۔ ہاں اگر فانوس سورۃ من میں جالی کا جواب چاہتے ہو۔ تو پادری عماد الدین صاحب سے منگوا لو اور ہم اس سب کچھ کے لئے صرف اتنا کہے دیتے ہیں ؎

گمتی ہیں گالیاں بھی تیرے منہہ سے کیا بھلیں +
قربان تیرے پھر مجھے کہدے اسیطرح

راقم

ایم منتقام ظفروال

---

## اخبارات تار برقی

**شملہ**۔ ۰ جون [illegible]۔ گورنمنٹ ہند نے یہہ امر فیصلہ کردیا ہے کہ جو جرائم محمد حیات خان پر عاید ہوئے اُن کی تحقیقات حسب ضابطہ علانیہ بموجب ایکٹ ۳۷ [illegible] ہوگی +

**قندھار**۔ سے یہہ خبر ملی کہ ایک فوج مشتمل سواران اور پیادگان (جنکی تعداد وغیرہ معلوم نہیں) زیرحکم سردار

ہاشم خان محمد حسین اور عبد اللہ جان گرشک پر تاریخ کو پہونچ گئی +

**لنڈن** - ۹ جون ۱۸۸۱ء - آیرلینڈ سے جو تار خبر آئی اُس سے معلوم ہوا ہی کہ بموجب احکام دباؤ ڈالنے والے ایکٹ کے سبب آدمی ماخوذ ہو رہے ہیں - جو جلسہ لینڈ لیگ میں ہونے والا تھا ملتوی کیا گیا ہی مشکل واقع کونٹی کارک میں سخت بلوہ ہوا ہی +

کانسٹبلوں نے کئی مجرم ماخوذ کئے - مگر بلوہ کرنے والوں نے رہا کرالئے - قرب وجوار کی کئی سڑکیں اور تار تباہ کر دئے ہیں کارک سے جو فوجیں روانہ ہوئی تاکہ اس ہل چل کو رفع کریں +

**سر جارج کالی** - ایک لنڈن کا اخبار لکھتا ہی کہ سر جارج کالی مرحوم کی حُسن خدمات اُور انکی لڑائی میں مارے جانیکے سبب حضور ملکہ معظمہ نے خواہش ظاہر کی ہی کہ انکی بی بی کو علاوہ پنشن مقرر کردہ کے ایک اور خاص پنشن ملے گی جسکے پانیکا وہ استحقاق رکھتی ہیں +

**رانڈوں کی شادی** - رانڈوں کی شادی آمدنے ہم جانیں کچھ اثر کیا ہی کہ انکی شادی کے بارے میں مدراس کے سربر آوردہ آدمی کوشش کر رہے ہیں اس کام کی کارروائی نہایت عمدہ طور سے ہوئی ہی مسٹر جسٹس مستعد آیہ اور مسٹر رگھوناتھ راؤ دیوان سابق مہاراجہ صاحب ہولکر علاوہ انکے اور بہت سے یونیورسٹی مدراس کے معزز صاحبان اسمیں شریک ہیں +

**مصر** یہہ نئی خبر ہی کہ بادشاہ مصر چاہتے ہیں کہ غیر سلطنتوں سے عہدناموں کی تجدید کیجاوے اگرچہ ٹرکی سے یہہ ملک علیحدہ ہی لیکن ٹرکی کا اثر اُسپر ہمیشہ رہا ہی لہذا ابھی ایسے معاملات مناسب نہیں +

## لودیانہ

باوجودیکہ برسات شروع ہی مگر گرمی کا وہ زور شور ہی کہ الاماں - جسوقت ہوا بند ہو جاتی ہی تو شہر والونکو تڑپا دیتی ہی - بارش کی از حد ضرورت ہی +

مسمی گوری جسنے شہر میں چار جگہہ مکانات برائے قماربازی ومال مسروقہ کے رکھنے کیواسطے لے ہوئے تھے اور مال بازیافتہ کے باعث گرفتار ہوا تھا بیشگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے سات سال قید کا سزایاب ہوا ہی +

شہر میں خربوزوں کی کثرت ہی اسلئے اگر باسی خربوزوں کی فروخت کی ممانعت ہو جاوے تو اچھا ہوگا +

عدم صفائی کے بارے میں ہمنے جو ہفتہ گذشتہ میں پتہ بتلائے تھے سنا ہی کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اُسپر توجہ فرمائی ہی +

شہر کی اکثر سڑکوں کی حالت اچھی نہیں ہی اور بعض بعض گلی کوچوں کا فرش بھی اکھڑ گیا ہی جس سے راہگیروں کو تکلیف ہی اگرچہ یوں تو تمام سڑکیں قابل مرمت ہیں مگر جہاں جہاں فرش و سڑکیں خراب ہو گئیں انکی مرمت ضروری ہی ہمکو بتا بتلانیکی ضرورت نہیں ہی میونسپل خود ملاحظہ کر سکتی ہی اور بلکہ اسکو خود معلوم بھی ہوگا +

گھاس منڈی کی نالی اور عادروں کے محلہ کی طرف کی صفائی بھی قابل لحاظ ہی کیونکہ وہ نالی اب نالی نہیں رہی بلکہ اپنے کناروں سے باہر ہو گئی ہی +

# اشتہار

ملتان زنانہ مشن میں کئی ایک کار آزمودہ بائبل دمن زنانہ معلمہ درکار ہیں جس کسیکو یہہ عہدہ منظور ہو وہ اپنی درخواست معہ نقل سند نیکنامیوں کے مس بر گز صاحبہ کی خدمت میں بھیجدے +

# اشتہار

## معلمہ کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن گرلس سکول میں ایک مسیحی عورت معلمہ کی ضرورت ہی - جو لڑکیونکو بخوبی گھر کا کام مثلاً سلائی کھانا پکانا و دیگر کاروبار وغیرہ اچھی طرح سکھا سکے - اور انکی محافظ بھی رہے +

علاوہ اسکے اردو نوشت وخواند کی بخوبی لیاقت رکھتی ہو اور سرکاری سکیم کے بموجب لوار پرائمری کی تعلیم دے سکے - دیندار - شادی شدہ - یا بیوہ ہو تنخواہ حسب لیاقت مقرر کیجائیگی - جسکو منظور ہو - اپنی درخواست معہ اسناد مس مکان لیڈی سپرنٹنڈنٹ کے پاس سیالکوٹ بھیجدے +

المشتہر

مس مکان لیڈی سپرنٹنڈنٹ

## دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی - قیمت مندرجہ ذیل ہی - سالانہ بلا محصول عہ معہ محصول ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ - ۳ پرچہ کیواسطے ۵ - ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ہے - ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ - ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں تیار ہی بھیجنی چاہئے +